جلد ۷ | [illegible] دوشنبہ ۲ ربیع الاول ۱۳۲۰ھ مطابق ۹ جون ۱۹۰۲ء | نمبر ۲۰

مقدمۃ الجیش

جرمن اور صلح کی مبارکباد

شہنشاہ جرمن نے شہنشاہ ایڈورڈ ہفتم کو بذریعہ تار دو دفعہ صلح کی مبارکباد دی اور اسی طرح بعض سلطنتوں کی طرف سے مبارکباد دیا نہ پہنچیں۔ یہ سمجھ میں نہیں آتا کہ صلح کی بابت ہماری گورنمنٹ کو غیر سلطنتوں کی طرف سے کیوں مبارکباد دی جا رہی ہے سمجھا کیا جائے تو [illegible] کیونکہ [illegible] کی [illegible] ہماری بہادر فوج [illegible] دنا [illegible] صلح انکے نوجوان بھی لاکھوں [illegible] کی [illegible] صلح کی درخواست پیش کی [illegible] یار دوست اسکو مبارکباد دیتے ہیں [illegible] غیر سلطنتوں نے ہماری گورنمنٹ کو [illegible]

صلح ٹرانسوال بچوں کا کھلونا ہے

ہمیں تو شک نہیں کہ بوئروں نے اس وقت [illegible] جیسا کہ [illegible] پر عمل کر کے ہماری گورنمنٹ کے سامنے گردن جھکا دی کہ سر تسلیم خم ہے جو مزاج یار میں آئے کہا مگر سرکشی جو خود اونکی فطرت میں ہے اسلئے یہ یقین نہیں ہو سکتا کہ گورنمنٹ کی خواہش اطمینان کیساتھ وہ وفا ہو جانے دیں [illegible] جنگ کے [illegible] میں جب اونکی قوت قابل اطمینان ہو جائیگی [illegible] کی نسبت [illegible] لندن میں [illegible] نے پیشگوئی بھی کر دی کہ صلح ٹرانسوال بچوں کا کھلونا اور وہ بھی مٹی کا ہے جب کھیلتے کھیلتے جی بھر جائیگا [illegible] کی گرمی [illegible] اسلئے گورنمنٹ کو ہوشیار رہنا چاہئے [illegible] سرکشی اور خوفناک [illegible] گورنمنٹ [illegible] ہوگی

گوار کا پیٹ نہ پھوٹ جائے

لارڈ کچنر بہادر کے یوں تو عام طور پر لوگ مدح خوان ہیں۔ لیکن بالخصوص بعض مخالف بھی ایسے زبردست ہیں کہ وہ لارڈ کچنر کی تعریف و تحسین اور ثنا خوانی میں تر زبان رہتے ہیں۔ ایک انگریزی کا اخبار کیپ کالونی میں شائع ہوتا تھا وہ تو ایسا سخت مخالف تھا کہ خدا کی پناہ۔ لارڈ کچنر کو وحشی ٹھہرا دیا تھا۔ ایسے ایسے اور بیہودہ الزام لگائے کہ [illegible] اور جوش میں آکے انہوں نے مارشل لا کی قوت سے وہ [illegible] ایڈیٹر بہادر کو جیل خانہ میں ڈالدیا۔ اب اسکی میعاد پوری ہو گئی۔ لیکن اب بھی اس ایڈیٹر کو لارڈ کچنر نے [illegible] میں ڈال رکھا ہے۔ پارلیمنٹ کے ممبروں کو اس معاملہ کی خبر ہو گئی۔ اون میں سے بعض ممبروں نے [illegible] اس سوال کو چھیڑ دیا ہے گورنمنٹ سے سوال کیا گیا ہے [illegible] ابھی کچھ جواب نہیں ملا۔

صلح ہو ہی گئی

لو یارو۔ اب دل کھول کے اوچھلو کودو بغلین
بجاؤ۔ اور ہمارے شہنشاہ ایڈورڈ کی خوش اقبالی
کے راگ الاپو۔ آپکی رحمدلی اور فیاضی کی چاہے
جتنی تعریفین کرو۔ خدا خدا کرکے اب وہ دن
دکھائی دیا ہے کہ جسکی کئی برس سے آرزو تھی۔
کمبخت بوئرون نے تو رنگ مین بھنگ کرنا چاہا
تھا۔ جشن تاجپوشی کو خاک مین ملانا چاہتے تھے۔
اونہون نے اسبات کا عہد کر لیا تھا کہ چاہے کچھ
ہی کیون نہ ہو جائے۔ مگر رہتے رہتے جیتا ورنہ جینا
تو دراسی کشت مشت مین گذار دو۔ تا کہ جشن
تاجپوشی کی خوشی کا سامان نہ ہونے پائے۔ واقعی
رعایا بنسکے سامان مسرت کو خوف لگا ہوا تھا کہ
اور وجہ قومی ہمدردی کے افسردہ دلی کیساتھ
شریک ہو۔ اور واقعی بات بھی یہی ہے۔ کہ اگر جنگ
ٹرانسوال ان ایام مین بھی جاری رہتی تو ضرور قومی
ہمدرد اس موقعہ پر افسردہ رہتے۔ اور بعض
آزادمنش جوشیلے ممبر پارلیمنٹ بتقریب
ضرور بکار اوٹھتے کہ شہنشاہ کو اپنی تخت نشینی کی
خوشی کی پڑی ہوئی ہے۔ اور جان نثار رعایا کشت
و خون کے میدان مین پڑی جھلستی ہے۔ جن لوگون
کے رشتہ دار ظالم بوئرون کے بیہت خونخوار چنگل مین
دہائی ... کے نعرے بلند کرتے اور جن کے عزیز
و اقارب فی الحال کارزار مین مصروف ہین۔
وہ اون کی مصیبتون کو یاد کر کرکے کف افسوس
ملتے۔

غرض رعایا کا بہت بڑا حصہ غمزدہ
ہوتا۔ اولی تو ہزارون آدمی غم و رنج
کے باعث اس خوشی مین شریک ہی نہ ہوتے
اور اگر

عالم مرگ مفاجات

کی وجہ سے شریک ہونا ہی پڑتا تو افسردہ دلی کیساتھ
شریک ہوتے۔ اسی وجہ سے ہمارے ہر دلعزیز رعایا پرور
شہنشاہ کو یہ خیال لگا ہوا تھا کہ اگر نا ہنجار فوج
دنیا سے غارت نہین ہو سکتے تو خیر ٹرانسوال جنگ
ہی ملیا میٹ ہو جائے تاکہ رعایائے لندن کی افسردہ دلی
دور ہوجائے۔ اور جشن والے روز بھی مسرت کیساتھ
چہچہے قہقہے ہون۔ فوجی افسرون نے جو اپنے بادشاہ
کا خیال اسطرف رجوع دیکھا تو وہ بھی ادھر ہی
ڈھلنے لگے۔ اور اونہون نے فوج افسرون کو ہدایت
کرنی شروع کر دی کہ دیکھو ہم تمہارے پہلے کی کہتے
ہین۔ اب بھی کچھ نہین گیا ہے۔ مان جاؤ۔ اپنی ہٹ
سے توبہ کرو۔ اپنی شرارتون سے باز آؤ۔ اگر تم
ذرا بھی گورنمنٹ کے آگے گردن جھکا دوگے تو یہ
تمپر بہت بڑا رحم کریگی۔ جیسا کہ رحمت حق بہانہ
میجوید۔ ایسا ہی شفقت گورنمنٹ بہانہ میجوید۔
فوج سردار بھی اپنی قوم کی افسردہ دلی اور
کم ہمتی سے ٹھنڈے پڑ گئے تھے۔ اونہون نے
اس موقعہ کو غنیمت سمجھا۔ مگر مرغی کی ایک ہی
ٹانگ کو مد نظر رکھکے صلح کی چھیڑ چھاڑ شروع کردی
اور جھٹ دو چار مجلسین کرکے صلح کی شرائط تصنیف
کروائین اور جھٹ گورنمنٹ کی خدمت مین روانہ کردین۔

چنانچہ بوئرون کی درخواست پیش ہوتے ہی
پارلیمنٹ مین کھچڑی پکنے لگی۔ آپس مین ممبر
کہنے لگے۔ کہ یارو یہ موقعہ بہت اچھا ہے
بات کی بات رہتی ہے۔ اور بلا کی بلا ٹلتی ہے
اگر اسموقعہ کو یونہی ادھڑا دیا گیا تو پھر ایکمدت
تک آفت کا سامنا رہیگا۔ غرض مدبران ملک کے
سمجھانے سے گورنمنٹ کی سمجھ کے پیچون پیچ آ گیا۔ اور اپنے
بوئرون کی درخواست بے چون و چرا منظور کرلی۔

ذلت صلح سے قید بہتر ہے

بوئرون کی ہمت و شجاعت اس سے اچھی طرح ثابت ہوتی
ہے کہ وہ قیدخانہ کی مصیبت اور خانہ بربادی کی تکالیف
کو صلح کی ذلت سے ہزار درجہ بہتر سمجھتے ہین۔ جنگجوئی
اونکی گھٹی مین پڑی ہوئی ہے۔ گورنمنٹ کے مقابلہ
کے لئے جب کمربستہ ہوئے تو اونہون نے اپنے آپ کو
زندہ درگور سمجھ لیا تھا۔ انکا خیال یہی تھا کہ بغیر فتح
حاصل کئے دنیا ہیچ ہے۔ یا تو اب ہم فاتح ہوکر رہینگے
اور نہین تو مر جائینگے۔ اگر اونکے بعض افسر مصیبت
زدگی کے خیال سے ڈھیلے نہ پڑ جاتے تو بیشک فتح
ایسا ہی کرتے۔ فوج پچ کی مستعدی اور شجاعت کو بوئر
قیدیون نے اچھی طرح ثابت کر دیا۔ باوجودیکہ
وہ بمقابلہ اپنے وطن کے ہزار طرح کی مصیبتون مین
ہین۔ مگر وہ اسی حالت کو بہتر سمجھتے ہین۔ وہ اسی
خیال مین مست ہین کہ ہم اگر قید کی ذلت اٹھا
رہے ہین تو کیا ہے ہماری قوم تو میدان جنگ مین
داد شجاعت دے رہی ہے۔ اور انگریزون کے دلون پر
ہماری شجاعت کا سکہ بٹھا رہی ہے۔ ان بوئرون کا یہی
خیال تھا کہ اگر ہماری فتح ہوئی تو ہم سرخروئی کیساتھ یہان
سے نکلینگے اور نہین تو پھر ہم ہین اور قید خانہ۔
اونکو نہ صلح کی امید تھی اور نہ وہ اسکے خواہشمند تھے۔ چنانچہ
ایک انگریزی اخبار کا نامہ نگار لکھتا ہے کہ بوئر قیدیون کا یہ
کہنا ہے کہ صلح کی خبر پہلے ایک بوئر کو ملی۔ وہ کھڑکی کے دروازہ
پر تھا۔ پہرہ والے انگریز نے اسکو یہ مژدہ سنایا مگر بجائے
خوش ہونے کے اسکے چہرہ کا رنگ فق ہو گیا۔ اور وہ گھبراہٹ
کیساتھ دوڑتا ہوا اپنی قوم کے پاس پہنچا۔ اور چلانا شروع
کیا۔ کہ یارو غضب ہو گیا ستم ہو گیا۔ ہماری تمام کوشش اور ہمت
شجاعت خاک مین ملگئی۔ لوگ متوجہ ہوئے۔ اور سنتے کہ بیچارے صلح
ہو گئی۔ یہ سنکر تمام بوئرون نے افسوس کیا اور بجائے
مسرت و خوشنودی کے نفرت و حقارت کا اظہار کیا۔ ایک

طرابلس الغرب

لے لیجئے اور سنئے ۔ ماموں بھانجوں نے تو غضب ہی کر دکھایا سبحان اللہ ترکی سلطنت کو بھی آپ نے کون سوم کی ناک سمجھ لیا ہے کہ جدھر چاہا پھیر لیا ۔ کوئی پوچھنے والا نہیں ۔ شہزادہ و جلیل سلطان معظم نے بڑی خایت بہادری سے یونان کا گورنر بنا دیا ۔ تو لو تو اٹھایا بھتیجے ماموں بھانجوں نے یہ سمجھ لیا کہ سلطان معظم کی اب بس ہے اور قبضے کی ہو جاہو کر دکرنی مزاحم نہیں ۔

یوں تو ایک مدت سے انکی طرابلس الغرب پر دانت لگائے ہوئے تھا ۔ مگر کیا سکتا تھا ۔ کہ ور مار کھانے کی نشانی بہت بھیا بھیا کو دا مگر نتیجہ وہی ڈھاک کے تین پات ۔ اب جو دیکھا کہ انکی اور خلیفۃ المسلمین میں شکر رنجی ہو گئی ہے ۔ تو جھٹ پٹ چلے آیا اور انکا خوشامد درآمد کرنے ۔ کہ طرابلس الغرب میں بیراحق لگتا ہے کہ حضرت سلطان کا جبر ہے کہ مجھے پاس پھٹکنے بھی نہیں دیتے ۔ آپ جانتے ہیں تو سب ایکبھی انہیں کے پیٹ پیٹے میں ۔ بھیجئے ہی ان میں [illegible] اور شبہ [illegible] کہ ان میں شک ہمارا حق ہے اور بہت [illegible] انکے ای جوش تو بھی انجانب بھی بیٹھے ہیں ۔ ایک ان [illegible] ہیں کہ ان [illegible] کو وہ بیدا نہیں ۔ جانے لیا ۔ ترکوں کا ہی بیٹھے بیٹھے دل گھبرا گیا ہے بس ہو جائیں دو دو چونچیں ۔ ابھی کچھ نہیں تو آپ ہی کی ستی میں نکل جائینگی اب رہا حق طرابلس الغرب ۔ وہ تو بھولا دے ہوا کھسا گیا ہے کہ ان نے گھر بیٹھے بیٹھے ترچولی کے دو حصے کر دیئے اور ان کے سر تھوپ دیا اور ادھر کو ہٹکے ۔ یا مگر ہمارے خلیفۃ المسلمین نے ایک بھی سانس نہیں لی ۔ دیکھیں کیا ہوتا ہے

بھئی واللہ خوب کیا

ہم سمجھے تو تھے کہ بس اب اسلام کا خاتمہ ہے مسلمان صرف نام کے رہ گئے اور مسلمانی کتاب کا نام ہو گیا ۔ مگر نہیں ماں کے لال اب بھی ایسے موجود ہیں کہ جنہیں اسلام کا خیال لگا ہی رہتا ہے ۔ کچھ عرصہ گذرا کہ دہلی کے سوداگروں نے جمعہ کے دن دکانیں اور کاروبار بند کر کے دکھلا دیا کہ ابھی اسلام کچھ نہ کچھ دنیا میں باقی ہے اور اب سنا گیا ہے کہ کانپور کے قصابوں نے ایکا کیا ہے کہ جو شخص روزمرہ کی نماز میں شریک نہ ہوگا اوسپر فی نماز سوا آنہ ۔ اور جو شخص جمعہ کی نماز میں نہ شریک ہوگا اوسپر سوا روپیہ جرمانہ کیا جائیگا ۔ اور جو شخص شراب یا اور کسی نشہ کا استعمال کریگا اوسے پنچ وہاں کے جماعت معطل کر دیگی یعنے حقہ پانی بند کر دیگی اسکے بعد بھی اگر وہ جرمانہ دیدیگا تو خطا معاف کیجائیگی ورنہ ہمیشہ کے لئے سلسلہ برادری منقطع کر دیا جائیگا ۔ علی ہذا القیاس جمعہ کو حسب حکم شریعت نماز جمعہ تک سب کاروبار تجارت وغیرہ بالکل بند ۔ ۔ کاش اسیطرح ہندوستان کے کل مسلمان آپس میں مل جل کر دینی و دنیوی اتفاق پیدا کریں تو کس قدر شوکت اسلام کا ظہور ہو ۔

ہمکو امید ہے کہ اور قومیں اگر اسطرف توجہ نہ کرینگی تو خیر مگر ہر شہر کے قوم قصاب خواہ چھوٹی چھری والی یا بڑی چھری والی قصابان کانپور کی متابعت کر کے اسلامی شوکت اور دینی حمیت کا ضرور ثبوت دینگی ۔ قصابان کانپور کے چودھری بھی تحریر چاہتے ہیں کہ وہ اپنی طرف سے بڑی بڑی اشتہار اتفاق و پابندی شرع کے متعلق اپنے دستخطوں سے چھپوا کر ہر شہر کے چودھریوں کے پاس بھیجیں تاکہ اور [illegible]

برٹش گورنمنٹ کی جے

[illegible] ناحق اسکی دم میں رہتا ہے ۔ بڑے ہو تیسے جلال خان کی دم ۔ دو تین چھوٹی چھوٹی فتحیں کیا ہیں بس سمجھ لیا ۔ ہیچ من ڈنگر نے سیت کھو کیا بی اب جانے کہاں ہو ۔ اب گردن بھی خدا ہی ہو تو انجانب بھیا مد نہیں ۔ ابھی ہماری سلطنت کو موم کی ناک سمجھ بیٹھے تھے ۔ خدا کی شان چونٹی بھی کب بچنے گئی سے کھاؤ ۔ چشم بد دور ۔ آپکی مجبوری قدرت تو دیکھئے ۔ اور برٹش سے مقابلہ کا حوصلہ ۔ یہ منہ اور مسور کی دال ۔ ارمان ہم نے تو یہ خیال کیا کہ ابھی شیر بچہ بیکار تقاضا ہے ۔ ذرہ بچہ ہی کو بھی تو ہاتھ پاؤں ہلا لینے دو انکے دل کا بھی حوصلہ نکل جائے ۔ ہمنے تو اسی خیال سے حقیقی ڈھیلی کر دی اور برخوردار لگے اچھلنے کودنے ۔ گویا اپنے حساب میدان ہی مار لیا ۔ ہمارے شہزادہ بہادر پہلوان لانڈ کچنر نے جو دیکھا کہ یہ تو بڑی ہی [illegible] قدر ہی ڈوستی کا مٹے تال ہی خیال کہو ہی ۔ ایک دفعہ جو لگی نہ لگے زور کیا تو بچہ کی آنکھیں نکل پڑیں ہے برخوردار کو گو ہے گھڑے ہی کی چڑھی لگی تھی بلا دو کسیکے کہنے تو کب خاطر میں لاتے کیوں اب ہماری گورنمنٹ کی بہادری دیکھ لی ؟ دیکھتے ہی دیکھتے مار لیا ۔ وہ دو قلعہ کی چوٹی مار لیا ۔ ایک ہی نہیں ہزار ہزار ہیں نہیں لاکھوں میں ڈیلیا اور بالکل صاف مار لیا ۔ بھلا یہ برٹش گورنمنٹ کی جے ۔ اب ہم اپنی پیاری گورنمنٹ کو کل ہندی رعایا کی طرف سے مبارکباد دیتے ہیں اور دعا کرتے ہیں کہ خدا ہمیشہ اسیطرح ہماری گورنمنٹ کو فتحیں عطا کر کر کے اور شہرت دے ہم یہ بھی دعا کرتے ہیں کہ ہماری گورنمنٹ بہادر کا جب مقابلہ ہو تو ایسی ہی قوم سے ہو جو عشق و جنون کے شجاعت میں خوف آفاق ہوتا کہ ہماری بہادر فوج کا بھی جوہر کی طرح بہ کمال [illegible] و دنیا

پانچوں گھی میں

جناب لارڈ کچنر بہادر اسوقت اگر پھول کے کُپّا ہو جائیں تو عجب نہیں۔ مارے خوشی کے اُچھل اُچھل پڑیں تو بیجا نہیں۔ بلکہ اور بھی اگر کسیطرح کی حرکت سے فتح کی مسرت کو ہویدا کریں تو بھی خوشی کے مقابلہ میں کچھ نہیں۔ واللہ باللہ ثم باللہ اگر کہیں ایسی خود بدولت کو نصیب ہوتی تو شادی مرگ کر جاتے یا پھولے نہ سماتے مگر کیا کیجیے۔ بقول شخصے ع ہر کسے را بہر کارے ساختند۔ اسوقت یہ خوشی کچنر ہی کے لیے سزاوار ہو اور کیوں نہو۔ آپ ہی نے ابتدائی ملازمت میں جبکہ مہم مصر کے لیے برٹش نے ہم بہادر سپاہیوں کو چنا تہا۔ نمبر اول آپ ہی تھے اور پھر اپنی خاص کارگذاری میں آپ ہی نے اپنے کو جرنیلی پر چڑھایا۔ غرض وہ وہ کار نمایاں کیے کہ ہماری گورنمنٹ بھی سمجھ گئی۔ ہونہار بروا کے چکنے چکنے پات۔ چنانچہ یہی سبب تھا کہ جنگ ٹرانسوال میں انکو اعلیٰ افسری کا عہدہ عنایت کیا گیا۔ یاد رہے ہمیں تو یہی خوف تھا کہ کہیں خدا نخواستہ۔ خدانخواستہ ڈچوں کی نامعقول حرکتوں سے یہ سب عزت و آبرو خاک میں مل جائے۔ مگر شکر صد شکر کہ ہمارا خیال غلط نکلا۔ ہماری گورنمنٹ نے آپکی بہت بڑی عزت کی۔ پارلیمنٹ کے ہاتھ میں آپکے داؤ پیچ روک تھام کا غل مچ رہا ہے۔ مسٹر بالفور نے اس فصاحت و بلاغت سے ہمارے بہادر پہلوان کا ذکر خیر کیا کہ پارلیمنٹیوں نے گردن جھکا دی مگر چند بد باطن اپنے حسد و رشک سے جل مرے۔ گو مسٹر مذکور کے خلاف میں کچھ بکواس کرنے کیلیے تیار ہوکر ادھر ادھر کہڑے ہوئے مگر فوراً ہی بٹھا دیئے گئے۔ غرض [illegible] بات منظور کی گئی کہ لارڈ کچنر بہادر [illegible] ٹرانسوال گورنمنٹ کے خلاف [illegible] منتخب کر دیا [illegible]

یہ فتح کیسی

ہماری بہادر گورنمنٹ نے جو ڈچوں کی قوم پر رحم کھایا تو اونکو بہادر فوج کی خوراک سے بچا دیا اور اُن بدبختوں کو صلحنامہ پیش کرنے کی اجازت دیکر خطا بخشوا لینے کا موقعہ دیدیا۔ تم جانو فتح تو پھر آخر فتح ہی ہیں۔ گو کروڑ کیسے ہی خانہ خراب اور خانمان برباد ہو گئے ہیں اور ہماری بہادر فوجوں اونکی چولیں ڈھیلی کر دی ہیں لیکن پھر بھی وہ اپنے نام کے فتح ہیں۔ گورنمنٹ نے لڑائی خیالات کا اندازہ لگانے کے لیے صلحنامہ کی تصنیف انہی کے سرداروں کے ذمہ کر دی۔ پھر کیا تہا خوب ڈانٹ کے ہماری رحمدل گورنمنٹ کو دبایا مگر واہ ری بہادر گورنمنٹ کی رحمدلی و فیاضی کہ جوش میں کان بھی پھڑپھڑا شرائط صلحنامہ یہ ہیں:-

(۱) برٹش جھنڈا قبول کر کے رہیں گے اور بھی آزادی اور مطلق العنانی کیساتھ جیسا کہ پہلے رہتے تھے۔ (۲) جشن تاج پوشی کے روز تمام باغیوں کی خطائیں معاف کر دی جائیں گی (۳) ٹرانسوال ملک کے لیے جو کونسل قائم کیجائیگی۔ اوسمیں ۲ بوئر بھی داخل کر لیے جائیں گے (۴) انگریزی فوجوں کی روندن سے جو کھیت پامال ہو گئے ہیں اونکی حالت درست کرنے کے لیے پندرہ کروڑ روپیے دیئے ہونگے (۵) جنگجو بوئروں کی جاگیریں ضبط کرنے کا جو ارادہ کیا گیا تھا اوس سے باز رہنا پڑے گا (۶) تمام بوئر قیدی رہا کر دیئے ہونگے۔ اور صرف رہا کر دینا ہی نہیں بلکہ ہر قیدی کو اپنے خرچ سے اوسکے گھر پہنچا دینا ہوگا۔

آدھی شکست آدھی فتح

شرائط صلح سے صاف معلوم ہوتا ہے۔ کہ بوئروں نے سراسر ہٹ دھرمی سے کام لیا ہے۔ تاوان جنگ دینے کے بجائے اُلٹا ہرجانہ اور معاوضہ گورنمنٹ سے مانگتے ہیں۔ اور معاوضہ بھی تھوڑا بہت نہیں اکٹھے ۱۵ کروڑ روپیے۔ یہ رقم تو صرف اس بہانہ سے مانگی گئی ہے کہ انگریزی فوجوں نے بعض گاؤں پھونک دیے کھیتیاں جلا ڈالیں اور اکثر پامال کر ڈالیں۔ قرضہ کا روپیہ الگ گورنمنٹ کے سر تھوپا۔ واہ کیا اچھی شکست پائی ہے۔ ہماری گورنمنٹ کی عالی ظرفی کو دیکھیے کہ ایسی ہتک آمیز شرطوں کی پرواہ نکی۔ اور جھٹ انکی خطائیں بخشدالیں۔ بوئر کمبختوں کا بگڑا ہی کیا۔ وہ تو ہر طرح مزے میں ہیں سوائے اسکے کہ جو اون کے سپاہی مارے گئے وہی اونکو نقصان پہنچا۔ مالی نقصان تو سب گورنمنٹ سے وصول کر لیں گے۔ اور پھر اسپر بھی غضب یہ کہ مطلق العنان رہے۔ ٹرانسوال پارلیمنٹ میں اپنے خاص ممبر بھجوانے کی بھی شرط صلحنامہ میں گھسیڑ دی۔ اس سے بھی زیادہ ستم یہ کہ ابھی تک کل بوئر مطیع نہیں ہوئے۔ ان حالوں تو اپنے دل میں وہ بھی سمجھے ہوں گے کہ آدھی شکست ہوئی اور آدھی فتح۔ یعنے فتح و شکست کا پلہ برابر رہا۔ جسکا موازنہ گورنمنٹ نے اپنے دل میں اچھی طرح کر لیا ہوگا۔ اب سے نافرمان بوئر دو بدو مشت و مشت کے لیے تیار ہیں۔ گو کہ اب انکا کوئی وجود نہیں رہا۔ لیکن چند روز کے لیے پریشانی کر دینے کو تو کافی ہیں۔ معلوم نہیں کہ گورنمنٹ کی رحمدلی کا دریا کیا جوش مارنے لگا کہ دشمنی کی تدبیر پر ذرا بھی غور نہ کی۔

معرکہ آرائی

یہ گھوڑی مل کی دعوت

ایک ہندو دوست نے ایک معزز دوست کی دعوت کی اور یہ کہا کہ آپ معہ اپنے اعزا و اقارب کے تشریف لائیں۔ چنانچہ بہت ایسے غیرت [illegible] لڑکے بالے گویے بال بچے چھوٹے موٹے منشی و غیرہ۔ کانے گھڑے لولے لنگڑے۔ جلے بھنے۔ موٹے تازے۔ کو تو گھر بہرے وغیرہ وغیرہ محلے کے تھے ان سب کو ہمراہ کر لیا اور بڑے بڑے لوگوں نے یہ صلاح کی کہ سب لوگ دن بھر [illegible] کسی شخص نے تو پیٹ کا تیل بھی بیٹ خالی کر لیا۔ کسی نے سنا گھورنہ [illegible] کر لی کسی نے دن بھر کچھ نہ کھایا۔ کسی نے اپنے پاس ایک ایک تھیلی رکھ لی کہ ہندو کے یہاں کی دعوت ہے پوریاں کچوریاں اور طرح طرح کے اچار اور مٹھائیاں اور ترکاریاں دسترخوان پر آئیں گے۔ جتنا کھایا جائیگا کھالیں گے باقی ساتھ لینگے۔ بغیر ضائع کئے وہ دن مشکل تمام ہوا۔ قریب مغرب کے لوگ جمع ہونا شروع ہوئے تھوڑی دیر کے بعد جس طرف نظر اٹھتی تھی آدمی ہی آدمی نظر آتے تھے۔ آپس میں صلاحیں ہونے لگیں کہ پوریاں کچوریاں خوب مزے سے اڑائیں گے۔ کوئی بولا کہ ہم لڈو پیڑے کے بہت دنوں سے مشتاق تھے سو آج قسمت یاور ہے جو یہ دن نصیب ہوا۔ کسی نے یہ کہا کہ ہم گرگلے خوب کھاتے ہیں۔ اور بیر ماشاء اللہ ہندو کے یہاں کے۔ رکابیوں تک چاٹ کے کھا جاویں سب اپنی اپنی لگ اڑاتے دال اور پوڑے چاول کھانے کے معزز کرتے ہی دل چاہ۔ اور محلہ کے

اور جوک تک شل چیونٹیوں کے آدمی چلے جا رہے تھے منہ سے منہ جا چپکتا تھا۔ نظر کو رستہ نہ ملتا تھا۔ ہر شخص یہی چاہتا تھا کہ میں پہلے پہنچوں۔ عجیب کشمکش تھی۔ جوتے کے گرد و غبار سے معلوم ہوتا تھا کہ بہت وزنی انسانی آندھی آئی ہے۔ بہت لوگ رستہ چلنے والے اپنی جان چھوڑ کے بھاگے۔ کوتوال پر اطلاع ہو گئی۔ کہ گورنمنٹ کے اوپر کسی فوج نے چڑھائی کی ہے۔ شہر میں بڑا تہلکہ پڑ گیا۔ اس طرح سے دو کوس جانا پڑا۔ لوگوں کے منہ پر مارے بھوک کے ہوائیاں چھوٹنے لگیں۔ مگر کھانے کے شوق میں کسی کو کچھ نہ معلوم ہوتا تھا۔ اتنے میں سامنے سے کوہستان سا مکان عالیشان نظر پڑا۔ معلوم ہوا کہ اسی مکان کے صاحب خانہ کے یہاں دعوت ہے۔ جنکا نام گھوڑی مل ہے جب مجمع قریب برآمدے کے پہنچا۔ تو دیکھا کہ گھوڑی مل صاحب ٹہل رہے ہیں اور روشنی کا سامان ہو رہا ہے پھر تو علیک سلیک کی غنبر نے لگی۔ گھوڑی مل صاحب کو بڑا تعجب تھا کہ اسقدر مخلوق کہاں سے جمع ہو گئی۔ اسی تفکر میں انہوں نے کہا کہ صاحب ہمارے یہاں تو یہ قاعدہ ہے کہ بعد دس بجے شب کے مجرا ہوتا ہے اور قریب دو بجے شب کے کھانا ملتا ہے اور ابھی تو کچھ انتظام بھی درست نہیں ہے۔ مگر میں نہایت ممنون ہوا۔ کہ آپنے غریب خانہ پر تکلیف فرمائی۔ اتنا سنکر ہر ایک شخص کی جان نکلنے لگی۔ اور چہرہ کا رنگ زرد ہو گیا کچھ تو غصہ اور کچھ ہنسی معلوم ہوئی۔ پھر گھوڑی مل صاحب فرمانے لگے کہ صبح کو نسر مین تازہ پکوان بکوا کر بھیجدونگا۔ کہ گرمی کے موسم میں۔ آپ لوگوں کو دو بجے تک ... انتظار کرنا پڑیگا۔ بڑی تکلیف

ہو گی۔ مگر ایک مقام یہاں میں نے تجویز کیا ہے وہ بہت آرام کی جگہ ہے وہاں آپ لوگ تشریف رکھیں میں ابھی حاضر ہوتا ہوں۔ یہ کہکے وہ انتظام میں مصروف ہوئے۔ اور سبکو مجبوراً بیٹھنا پڑا۔ پھر تھوڑی دیر کے بعد گھوڑی مل صاحب آئے۔ تو ان سے سب نے بالاتفاق کہا کہ اب ہم لوگوں کو رخصت کیجئے بس اور انہوں نے بعد بہت منت کے رخصت کر دیا۔ ہر شخص کا بیان دیتا اور برا بھلا کہتا اپنے گھر کو واپس آیا جس کو جو میسر تھا گالیاں دے دے کے کھاتا تھا اور جنکے گھر میں کچھ نہ تھا وہ بھوکے سو رہے۔ صبح ہو کر اس واقعہ کو جو سنتا تھا وہ ہنستا تھا اور لطف یہ کہ اوس تازہ پکوان کا ابتک انتظار ہے۔ کھانا نہ تھا سنگھاڑا تھا۔

سارق

م۔ ع۔ خ۔ از آگرہ آباد

جلوا ہوں گھونگھٹ کو گویا کہ میں گنگا ملیدہ ہوں
جو کچھ کہ ہوں سو ہوں غرض آفت رسیدہ ہوں

بہنچیا در تسلیم حضور اینجانب کا مصرع تضمین شدہ جو بہ عنوان آخری چہارشنبہ کے دن بمبئی پنچ میں ملیدہ ہی تھی۔ لیکن ناظرین بھی تو گوشت میں سے گوشت اور کھال میں سے کھال کھینچنے والے ہوں۔ تاکہ منہ کے بدلے کان میں جنجاعت [illegible] ورنہ یہ منہ اور ملیدہ کی پھبتی اوڑانی پڑیگی۔ حضرت وہ مثل ہے کہ حلوا خوردن را روئے باید نہ کہ ہر روئی شاید جیسے بہت بڑے اونچے چھوٹے لڑکوں سے بچتے ہیں۔ گرما جعفر کی آمدنی جہاں سے جب سے بہادری [illegible] تو ہمیشہ سے سامان سے دلی [illegible]

رجوع کر دیا۔ ہر جگہ سے یہی صدائیں آ رہی ہیں کہ رہ گئے رہ گئے۔ ارے میاں جنگی آتی ہے وہ تو خرچ ہی جائیں گے۔ اچھے اچھے گھرانوں میں یہی وبا پھیلی ہوئی ہے کہ کچھ رہ گئی کل رہ گئے۔ پھر ان کا کیا قصور۔ لیکن اس سفر میں سوائے صفر کے اور کچھ مل جائے تو ہمارا ذمہ۔ ہاں جو رئیس ہمارے حضور رئیس گزر شہنشاہ معظم دام اقبالہم کے مبارک جشن تاجپوشی کی شرکت کی غرض سے سفر کریں گے اور نتیجہ بھی صفر ہی ملیگا اور ٹکے کی جوتی صفر ملیگا۔ سمجھے کہ لاحول للہ۔ بھلا تم کیا سمجھو گے لو ہم ہی سمجھائے دیتے ہیں۔ کن خاندہ عزیز میباز کے عرق اعداد پر ایک صفر بڑھا کر عزا افزائی کیجائیگی تاکہ سفر کے مصائب کی بوجہ حسن تلافی ہو جائے۔ ہم بھی اونکی جناب میں یہ شعر ارسال کرتے ہیں ع بسفر رفتنت مبارک باد ٭ بسلامت روی و باز آئی ٭ اور سنئے جیسے بڑی ٹھاٹھ کے خلد مذہب کے اعجاز سے دیکھنے سننے کے قابل ہے۔ گر مہمانی ڈنر کے وقت جو انڈیا آفس میں ہوگا علیحدہ رسوئی کرنے سے دلشکنی نہ ہو جائے۔ جدید مذہب والے بے پرواہی سے جام بادہ نوش کریں گے۔ در دقیانوسی روش کے پابند اور سکاموں دیکھئے کیا کریں گے۔ شاید یہ شعر یاد آ جائے تو عجب نہیں سے ؎ در محفل خود راہ مدہ ہمچو منے را ٭ افسردہ دل افسردہ کند انجمنے را ٭ بعض نے کہ یا کہ تو جیل میں آیا۔ اور امراف کو صرف صوف بیجا خیال کرکے جو پسری ہوئی لیکن بلی تانے میں بھی بخل سے کام لیتے ہیں۔ وہ شاید حضرت شیخ سعدی کے شعر پر ع در منافع بیشمار است ٭ اگر خواہی سلامت برکنار است ٭ پر عمل کرکے جنوری ہست پہ کو دہلی میں ہی دیکھا رق برق ترک و احتشام دکھا کر

تجارتی اشیاء کو گران کرنے میں حصہ گیر ہوں گی بجائے امصار و دیار امید ہو ہو پر راہی سے ادھار کھا کھا کر ہاتھ پاؤں مار رہے ہیں۔ اور نزدیک و دور سے ہشیار تجارت جمع کر رہے ہیں یہاں تک کہ ایک شخص نے مبلغ پندرہ روپیہ ماہوار کرایہ پر شہر کے باہر زمین لے اور چار دیواری خام کھینچ کر مرغیوں کے ڈربے بنائے۔ اور کئی سو مرغیاں پالی ہیں۔ اور دو چار لوگ بھی رکھے ہیں حضرت باہر ولت کی اولو العزم رائے ہیں جو سر کے تین کانٹے ہی نصیب ہوں گے۔ اور بس کچھ نہ دربار کی شہرت ایسی ویسی تو ہے ہی نہیں۔ گیر ندگان سے خوردنندگان کے اعداد شمار میں زیادہ نہ ہو جائیں۔ یک بیمار و صد انار کا مصنف ہو کر اجناس کا نکلے معمولی نرخ بڑھ جانا کوئی بڑی بات نہیں۔ تاجران بیرونجات اگر اس موقع پر جیسا رہا ہے ارے دعوا باندھ پر عمل نہ کرکے اپنے اپنے گھروں ہی میں بیٹھ کر دہلی کے سوداگروں کی ہمدردی کرکے حضور شہنشاہ معظم کی دولت و اقبال کی دعا ہاتھ اٹھا اٹھا کر مانگیں گے تو یک کرشمہ دو کار سے مزید مستفیض ہوں گے یعنے مال کے ضرر اور مصائب سفر سے بچ رہیں گے۔ ورنہ نقصان مایہ و شماتت ہمسایہ کے اگرے میں بیٹھنا پڑیگا۔ کیونکہ سرکاری بندوبست ایسا تو نہیں ہوا ہے۔ کہ وقت پر کسی چیز کی ضرورت ہو اور وہ نہ ملے۔ ہاں نظارہ عجیب و غریب ہوگا۔ جو کبھی دیکھا نہ سنا وہ دیکھیں گے۔ اور سنیں گے۔ آئیے۔ ادھر آئیے۔

راقم

ذبیح دہلوی

دشمنوں کو بھی خدا اے طالب
بمبئی کے نہ دکھائے کھٹمل

ارے میاں پنچ! وہاں بمبئی میں تو ایک عالم بوروں کی جنگ سے تنگ ہے۔ اور یہاں بمبئی میں ایک زمانہ کھٹملوں کے رنگ ڈھنگ سے دنگ ہے۔ جسکی خوشی سے جو خون بڑھتا ہے۔ وہ کھٹمل پی رہے ہیں۔ جناب اگر سچ پوچھئے تو محض اپنی بیحیائی سے جی رہے ہیں! کئی دن سے رات آنکھوں میں کٹتی ہے۔ رات کو روٹی کھاتے ہی چارپائی پر جا بیٹھنے اور جوتیوں میں دال بٹتی ہے! کل شب رتجگا کرکے ایک غزل کہہ ڈالی۔ جسکو آپ بھی ٹانک لیجئے۔

وہو ہذا

نیند کے مرسو جب آئے کھٹمل ٭ چھو گئے لپٹے۔ پڑے کھٹمل
یا الٰہی وہ سنا ہے بین ٭ تنگ جی میں ہے جائے کھٹمل
غیر کا بار سو جب ٹھہرا وصل ٭ ہم ٹھہرنے میں جعرا کھٹمل
آج نکلے تو میرا خون پئے ٭ وصل کی شب ستائے کھٹمل
پہلوانی کا نہیں غرہ تھا ٭ کاٹ ہی کھو وہ بھی جب آئے کھٹمل
بجز دشمن یہ نہ جھیلے کوئی ٭ دیکھے بھی کاٹ آئے کھٹمل
عاجز آزوں سے کیا اعلیٰ کو ٭ خوب خالق نے بنائے کھٹمل
ہجر کی رات ہے زندہ زہرن ٭ یا الٰہی مجھے کہاں کھٹمل
اٹکے کمٹ پر انگلی مل دی ٭ کیا تماشے ہیں بتائے کھٹمل
خوب گرمی میں پڑے پالا ٭ کبھی پھر کبھی نہ آئے کھٹمل

دشمنوں کو بھی خدا اے طالب
بمبئی کے نہ دکھائے کھٹمل

راقم

طالب بنارسی۔ مقیم بمبئی

رعایا پروری اسی کا نام ہے

بیاون کے کارباری صاحب کو خدا تعالی سلامت با مراتب – کیونکہ جو بیچاروں کاموں میں الجھے ہوئے ہوئے بھی اپنی روشن ضمیری اور بیدار مغزی سے وہ کام کیا کہ قابل تعریف ہے رعایا پر جو پانی کی تکلیف گذر رہی ہے وہ جناب نے معلوم کرکے اس عمدگی کے ساتھ اسکا انتظام کر دیا کہ ہر شخص آفرین کہتا ہے وہ یہ کہ ایک وقت مسلمان اس سے پانی بھر لیں اور ایک وقت ہندو اس ریاست کو اللہ تعالی ہمیشہ قائم دایم رکھے کہ کل ریاستوں سے زیادہ رعایا پرور ہے جو کہ پانی آپکا خزانہ تھا وہ خشک ہو گیا ہے مگر سرکار نے ڈیڑھ سو مزدور روزانہ کام پر لگا کر دوسری جگہ سے کنوئیں ہر روز کھدوا کر اونکا پانی نہر میں پہونچایا جاتا ہے – جس سے رعایا کی شکایت دور ہو گئی ہے اگر اب نہ کیا جاتا تو رعایا کی تکلیف ناقابل تحریر ہو جاتی – فی الحقیقت رعایا پروری اسی کا نام ہے –

نامہ نگار – س – م – ا – م – [illegible]

مسافرو ہوشیار

مسافروں کے لئے ایک تو خود ہی سفر صورت سقر ہوتا ہے بعض مالکان سرائے نے اسپر اور بھی حاشیہ چڑھا دیا ہے۔ بعض نے پیادوں کے دلال بنے ہیں جوں ہی دروازے میں سے مسافر نکلے اور وہ ہاتھ دھو کر اون کے پیچھے پڑے – پہلے تو سرائے کی کوٹھریوں کی تعریف اور چارپائیوں کی صفت کھانے وغیرہ کے انتظام کی خوبیاں بیان کرتے ہیں جب سیکھتے ہیں کہ مسافروں پر اثر نہیں ہوتا تو پھر اوس کو کرایہ کی کمی کا دم با دیتے ہیں – مسافر بیچارا بوجہ اخراجات سفر کے یہی چاہتا ہے کہ پیسہ کا کام آدھے میں ہی نکل جائے لہذا مسافر اون کی چکنی چپڑی باتوں پر ریجھ جاتا ہے – اور اون کی دم کے پیچھے پیچھے سیدھا ہو لیتا ہے – ملا سرائے میں پہونچکر مسافر کو کوٹھری دور سے بتا کے علیحدہ ہو جاتا ہے – مسافر کو یہ خبر نہیں ہوتی کہ یہ منتظم سرائے ہے یا درمیانی قزاق ہے دو چار دن یا دو چار گھنٹے رہ کر جب مسافر جانا ہوتا یا ہونا چاہتا ہے تو منتظم صاحب ملک الموت بنکر سامنے آ جاتے ہیں دلال کو روز کا ایک پیسہ ٹھہرتا ہے تو وہ ایک آنہ طلب کرتے ہیں – اوس وقت مسافر بغلیں جھانکنے لگتا ہے اور ہکا بکا ہو کر اوس کی صورت دیکھنے لگتا ہے معمولی رقم سے زیادہ دینے میں وہ حیل حجت کرتا ہے تو تو میں میں پر نوبت پہونچ جاتی ہے – منتظم سرائے یہ سمجھ لیتا ہے کہ ریل کا وقت قریب ہے اور اسکو جانا ضرور ہے اس لئے وہ اڑ جاتا ہے کہ میں تو منہ مانگی رقم لوں گا نہیں تو اسباب کوٹھڑی میں سے نہیں نکلنے دونگا مسافر بیچارے کو گھبراہٹ کی وجہ سے منہ مانگی رقم بھینٹ چڑھانی پڑ جاتی ہے – یہ خرابی آجکل اجمیر شریف کی سرائے چشتی چمن میں زیادہ ہے جو لوگ کہ اجمیر شریف میں بحیثیت مسافر وارد ہوں اور اوس سرائے میں ٹھہرنا چاہیں اون کو چاہئے کہ کسی دلال کی معرفت معاملہ نہ کریں – براہ راست ٹھیکدار سے روزانہ رقم طے کر لیں کہ پھر ٹھیک ٹھیک میں نہ پھنسیں – پولیس افسروں کو بھی ضرور ہے سرائے چشتی چمن کے معاملات پر خاص توجہ کریں – راقم – ایک مسافر مراد آبادی حال بمبئی

تماشائی سند

مسٹر پنچ – چلو چلو ذرا کان بہت پکا کر منہ ہاتھ دھو کر ناٹک کی سیدہ میں چلے چلو – یا الہی خیر باشد – صبح ہی صبح ہمارا کمنہ ٹنگی پاؤں پڑ گیا کون – حضرت میرا پر رہوں کچھ دین دنیا کی بھی خبر ہے – ہے کیوں نہیں – ہونہہ سے صلح کی تجویز ہے – مگر اونکو آزادی عزیز ہے – بادشاہ وقت کا بول بالا ہے – دلی میں دربار ہونے والا ہے – جزائر سینٹ ولیسنڈ میں طوفان آیا – قیامت کا سامان آیا – طاعون کا زور ہے ہوش نیکس کا شور ہے – لیجئے تمتنے اینجانب بھی ہمدرد اور قوم کے نام لیواؤں کی ٹر میں شہر سے بارہ شہر باہر گھوم رہے تھے کہ کیا دیکھتے ہیں کوچیل میں چل پڑ آمد آ – کیا عورت کیا مرد ٹڈی دل کی طرح اڑے چلے آتے ہیں یا الہی خیر تو ہے یہ تماشا ہے یا میلا ہے آخر کیا جھمیلا ہے – خیال بازوں کا کلغی طرہ ہے یا بے بادشاہ کی ممالک گرہ کا پہرہ ہے – کرشن کا اظہر جیوگا یا کوئی جہانما آیا یا جوگی –

الغرض ہر ایک اپنی فکر میں ہے – قتن – بگی – گھوڑے – نام جہام – ناکی – پالکی – منجھولی – ہار کش – یکہ کے درجے کہاں تھا چلا جا رہا تھا پھر آپ جانتے ہیں – مصرعہ – ہم کو بے دل لگی سے غرض ہے یار کہیں ہی – اینجانب نے تانگیں پر سوار ہو کر مع ہو نفر کو ساتھ لے پیچھے پیچھے ہو لئے تھوڑی دیر میں دہلی سے تقریباً دو میل کے فاصلے پر جشن پورہ میں جا کوڑتے جہاں گنبد تل ڈال جو کہ سنرہ ہے جو بہت پختہ بنا ہوا ہے – اوس کے دروازہ پر تماشائیوں کا ہجوم تھا اور سپر نقارہ کی دھوم دھوں نوبت کی تکڑ تکڑ – نفیری کی پیں پیں

اس روز کسی کو بھی کان پڑی آواز نہ سنائی دیتی تھی قریب میں دو رویہ خوانچہ والے حلوائی - سبزی فروش برف والے وغیرہ وغیرہ بیٹھے ہوئے تھے آپ جانتے ہیں اول طعام بعدہ کلام انہوں نے بیٹھے بیٹھے پوری کچوری سموسہ دال سیو لڈو جلیبی پیڑہ ٹھونسنے شروع کئے - پھر کیا تھا پیٹ بھرا اور دور کی سوجھی - ایک شخص سے پوچھا کہ یہ کیا معاملہ ہے - جناب قوم جین کے ایک مشہور و معروف منیشر - جمن سین جی نامی آئے ہوئے ہیں - جو صبح ۶ بجے گھر سے نکلتے ہیں اور ۹ بجے تک شاستر کہتے ہیں - بعد میں مندر میں بیٹھ کر تیاگ و اکھڑی دہیان میں کھانے پینے کا یہ حال ہے اگر بدہی سے ملجاتا ہے تو میوہ مٹھائی دال روٹی سب کو ملا کر سات لقمہ رات دن میں ایکدفعہ کھاتے ہیں اور پانی بھی تین چار چلو ایکبار پیتے ہیں - اوس پر نفس امارہ کو یہاں تک مارا ہے کہ بالکل ننگے رہتے ہیں - بندہ درگاہ کو بھی یہ سنکر شوق چرایا کہ ایسے مہاتما کے اور کچھ تو نہیں - درشن تو کرنے چاہئیں - دیکھا تو مندر کے صحن میں تمام مرد و عورت بیٹھے ہیں اور وسط دالان میں ایک چوکی پر آپ بیٹھے ہوئے - جیو ہنسا کی بات واکھیان کر رہے ہیں - سنکر طبیعت بہت مگن ہوئی کہ آجتک ایشور کی سند ایسے ایسے موجود ہیں جنہوں نے مذہب اور قوم کے نام پر اپنے آپ کو نثار کیا ہے - واقعی مہاراج کی سادہ روی - نیک نیتی - خاکساری - روشن ضمیری بلہاری جائیے - جس روز سے یہ منیشر آگرہ بار ہیں یہ شہرت ہوئی کہ دلی - کرنال - پانی پت سونی پت - رہتک - حصار - سرسہ - جیند [illegible]

دنیا جہان کی خلقت جمع ہوگئی اسوقت تک کوئی انتظام و بندوبست معقول نہ تھا - اسوقت ہمارے معزز نوجوان رئیس پوزڈ دن کے امیر لالہ رامچند صاحب ساہوکار دہلی نے ہمت و مردانگی کے میدان میں اول قدم رکھا - اور تمام اخراجات تکالیف اپنے ذمہ لیکر میلہ کا انتظام کیا - اسبارہ میں ہم بابو پیارے لال صاحب وکیل دہلی و لالہ ایشری پرشاد صاحب خزانچی و رئیس دہلی کا شکریہ ادا کرتے ہیں کہ انہوں نے انصاف پرور عدل گستر حضور پرنور صاحب ڈپٹی کمشنر بہادر سے اجازت حاصل کر کر ہمارے نوجوان رئیس کا ہر طرح ساتھ دیا -

ہمارے عالی حوصلہ دوست نے میلہ کا انتظام ہاتھ میں لیتے ہی وہ وہ تدبیریں سوجھیں کہ الحمد اللہ - مندر کے چاروں طرف جاتریوں کے قیام آرام آسائش کے لئے ڈیرہ - تنبو - خیمہ - شامیانہ اور اس معرکہ کا سامان کھڑا دیا - مصر عرا برو نہیں براد رہین - ہر جون میں کو اکب - چونکہ موسم گرمی کا ہے - پانی کے واسطے پیاؤ لگا دی اور بہرے والوں کی کوٹھ بٹھا دی - ساتھ ہی یہ بھی کہہ دیا کہ کوئی کسی سے پیسے لیکر پانی نہ دے - حلوائیوں کو تاکید کی گئی ہر چیز تازی تازی ہو - ورنہ دوکان اوٹھا دی جائیگی - رات کی روشنی کے لئے لیمپ - لالٹین - چراغ - شمع - تیل بتی وغیرہ وغیرہ قدم قدم پر روشن کئے کہ رات پر روز روشن کا گمان گذرتا تھا اور آپ بارہ بارہ بجے تک خود چکر لگاتے ہیں -

باوجود اپنی جوانمردی عالی حوصلہ دوست کے تن من دہن کی کوشش دیکھ کر مارے خوشی کے ایسے پھولے کہ کپے ہوگئے - اور راوند سیدہے گرتے پڑتے بعد [illegible]

اور دونوں ہاتھ اوٹھا کر دعا مانگنے لگے کہ ہمارے نوعمر رئیس خیر خواہ و محبت قوم کو خدا قیامت تک جیتا جاگتا رکھے -

بقلم

چھپا رستم

بابو لال جینی دہلوی

رنڈیوں کا دساور

ابنٹ البحر کی صفحہ پر بے تعداد سطر بے گنتی میں ٹھیک آدھی رات کو ہم نے لکھا دیکھا ہے کہ جنگل اور شہر کے لئے دو چیزیں منحوس ہیں جنگل کے لئے ٹنڈی قل - شہر کے لئے رنڈیاں کوٹھیاں - وہ درختوں کو کھوکھلا کردیتی ہیں یہ آدمیوں کو - خدا ہی ہے جو اسکے بچے میں مال و دولت رہ جائے - کیسی حلال کی کمائی پر ٹیکس لگاتی ہے اور ان کی بیشمار فتوحات کو یوں ہی چھوڑ رکھا ہے - جس میں ہلدی لگے نہ پھٹکری پہلے جھنکنا ہوا نذرانہ دہر والیں پیچھے بات کریں اور پھر بات بھی کہیں نے مطلب کی ان بے دہانوں کا موتہ جب کھلتا ہے کسی شامت زدہ کے سو دو سو کا خون ہوجاتا ہے - اور اگر فرمائشوں کی بھرمار ہوگئی تو دم چار ہی دن میں اوتو کر دیا - کبھی کپڑے کی فرمائش ہے تو کبھی جوتی کی - خیر فرمائشی جوتے تو ان کے دم کے لئے بہتر ہے تین کا نہیں پانچ کا پانچ کا نہیں دس کا لیکن کپڑے کی کفن کھسوٹ فرمائش پارچے اوڑا دیتی ہے - اور ہاں پان چہایا کا نخرا تو الگ ہی رہا - یہ تو بائیں ہاتھ کا داؤں ہے ذرا کسی بھلے مانس نے جوتے اتار کر ٹھیکی لی اور بی صاحبہ نے پاندان کھڑکھڑا دیا اگر کوئی مسلی جیب

کا شوقین ہے تو چکنے ہی چکنے پڑے رہتی
ہیں خدا جانے مُوا الائچیاں کہاں رکھ گیا
ابھی تو اوستاد جیسا کہ پھر الائچیاں لائے
تھے۔ ابھی چھالیہ کا بھی پتہ نہیں۔ آئے ہے
مجھ کمبخت کو سودا بھی منگانا یاد نہیں رہتا اب
یہ بھلے آدمی بیچارے بیٹھے ہیں ان کو بغیر الائچی
چھالیہ کا کیا پان دوں۔ بڑی خرابی میں جان
ہے اگر دیتی ہوں۔ تو بے عزتی ہے۔ نہیں
دیتی تو یہ اپنے جی میں کہیں گے کہ بڑی کنجوس
یا مغرور ہے جو پان کا ٹکڑا بھی نہیں دیتی۔
اب یہ سب باتیں بی صاحبہ اسطرح کر رہی
ہیں کہ سننے والے اپنی طرف متوجہ نہ کریں۔
مگر شوقینوں کی غیرت کب تقاضا کرتی ہے
کہ بی صاحبہ پان چھپی رہیں کسی بہانے
سے اوٹھو اور انہوں نے تو کہا کر دیکھنا تم اپنے
جی میں کسی بات کا خیال نہ کرنا۔ آدمی کا
ہی ہو گا۔ میں سب منگا لونگی اور اگر ذرا سی
دیر اور ٹھہرو تو تم بھی پان کھاتے جاؤ۔
(شوقین) جی نہیں مجھے تو پان کھانے کی عادت
ہی نہیں کبھی کبھی تفریحاً کھا لیتا ہوں اور
اس وقت تو بالکل خواہش ہی نہیں ابھی گھر
سے کھا کر نکلا تھا۔ یہ کہکر اپنا سا مونہہ لے کے
اوٹھ آئے اب نیچے کھڑے سوچتے
ہیں کہ رنڈی ہے بڑی چالاک کس ترکیب سے مجھے
پان چھالیہ کی فرمائش کی ہے۔ اب اگر ہم نہیں
لے چلتے تو وہ کہے گی کہ عجب کوئی گدھا ہے جو ذرا
سی بات بھی نہ سمجھے۔ جیبوں کو ٹٹولتے ہیں
تو زہر کھانے کو بھی پیسہ نہیں۔ پان کہاں
سے لیجائیں۔ سوچتے سوچتے کسی دوست
کے پاس پہونچے اور ہزار حیلے بہانے کر کے
ایک چار آنے لیکر کچھ پان کچھ الائچیاں کچھ چکنیاں
لئے ہوئے بی صاحبہ کے دربار میں سرخرو
ہونے کو پہونچے۔ انہوں نے جو انہیں بن
سنور کر چیزیں دیکھیں تو جھٹ تعظیم کے لیے کھڑی
ہوگئیں اور ہلکی سی مسکراہٹ کے ساتھ بولیں اجی
حضور آپ تو ناحق مجھے شرمندہ کرتے ہیں
بھلا آپ نے کیوں تکلیف کی۔

میاں بی بی اور ساس بہو

صبح کے نو بج چکے ہیں میاں صاحب کچہری
جانے کو کاہے کے کب سے تیار کھڑے
ہیں لیکن بی بی صاحب حسب معمول مردوں
سے شرط لگا کر سو رہی ہیں۔ بیچاری بوڑھی
ساس چولہا پھونکتی پھونکتی ہانپ ہانپ جاتی ہے
لکڑیاں ہیں کہ سلگتی ہی نہیں۔ بہو صاحبہ کو کیا
فرض پڑی ہے کہ اوٹھیں اور میاں کے
واسطے وہ پھلکے پکائیں۔ سیدھے پاؤں سے ڈالیں
آخر کار لاچار ہو کر ساس صاحبہ نے بہو کو آواز
دی۔

ساس:- بہو صاحبہ بہو صاحبہ بیٹیا
اوٹھو۔ دوپہر آنے کو ہوئی۔ لڑکا کچہری جانے
کو ہے۔ توبہ ایسی نیند بھی کیا۔

بہو (جواب ندارد)

میاں:- اماں ان کو نہیں نہ اٹھائیے شاید
طبیعت بگڑ جائے کل سے انہیں کچھ زکام
کی شکایت ہے۔

ماں:- شاباش بیٹا شاباش دنیا اودھر کی اودھر
ہو جائے مگر تمہاری بی بی صاحبہ کے معمول میں
فرق نہ آئے۔ کل تو خاصی بھلی چنگی تھیں زکام
کب سے ہو گیا۔

میاں:- اچھا اوٹھا دیجئے مگر ذرا آہستہ آہستہ
پکارئے گا۔

ساس:- بہو اے بہو اٹھو اوٹھو ذرا بہی
خواب سے رہی ہیں۔ نگوڑی کیا بری نیند ہے
دس بجنے کو ہیں ابھی تک آنکھ نہیں کھلی۔ توبہ
اب ایسی نواب زادی (شاہزادی) بھی بیٹیاں اور بہو لوگ
دیکھے کیا سکتے ہوں گے۔

بہو:- دکر دھڑ دل کیا بجتا ہے۔ کسی نے جو چیز
تم سے پکارو کوئی نہیں۔

ساس:- لے بیٹا اور بہو پڑے سے پہلے کی دن
میں کیا بات ہے۔ دن بہت چڑھ گیا آخر اب
کیا رات رات رہے گی۔

بہو:- اے ہے اماں جان تم تو جان کھا گئیں
نہیں کسی کے دکھ درد سے کیا۔ صبح ہوئی اور
لگیں کان کے پردے پھاڑنے۔

ساس:- بے اب ان باتوں کو چھوڑو۔ اور ذرا
ہاتھ منہ دھو کے ایک دو چپاتیاں لڑکے کے لئے
ڈال دو۔

بہو:- مجھ سے روٹی ووٹی نہیں پکتی۔ بہو بیاہ
کے لائی ہو یا رنڈی مول لی ہے۔ کوئی کچہری
جائے یا نہ جائے۔ اب مجھے کسی نے چھیڑا تو اپنا
سر پیٹ لونگی۔ آگ لگے روز کی دانتا کل کل کو
مردوا۔ اے مردوا۔ جا کوئی ڈولی تو لے آ۔
میں اپنے گھر جاؤنگی۔ یہاں تو آئے دن یہی
رہے گا۔

ساس:- بیٹا یہ گھر جانے کا کونسا موقع ہے
اور کیا یہ تمہارا گھر نہیں ہے۔ خدانخواستہ
ہم لوگ کیا کوئی غیر ہیں۔

بہو:- دیکھو مجھے زیادہ نہ ستاؤ۔ میں اپنا
منہ نوچ ڈالونگی۔ تمہارے میں جاسکتے تمہارا
گھر۔ اللہ کرے میں مر جاؤں۔ خدا کرے میرا
جنازہ نکلے۔ ہائے اللہ کیسی بپتا میں سر سے
پالا پڑا ہے۔ جب دیکھو جب صلواتیں سنا۔ (باقی)

کرتی ہے۔

ساس:۔ لے بیٹا تینے کیا کہا ہے۔ ناحق کا الزام میرے سر تھوپتی ہو۔

بہو:۔ (ٹھوکر اور ایک دو ہتڑ بڑھیا ساس کی پیٹھ پر مار کر) جب دیکھو جب بڑھیا میری جان کے پیچھے ہی پڑی رہتی ہے۔

ساس:۔ (ٹلاکر) ارے مرے مارڈالا ارڈالا ہائی اللہ ہائے اللہ۔

میاں:۔ میں کیا ہوا خیر تو ہے۔

بہو:۔ دیکھو اپنی ماں کو منع کردو۔ یہ بڑھیا مجھے ہمیشہ ستاتی رہتی ہے۔

میاں:۔ (والدہ سے) اماں میں نے بارہا آپ سے عرض کیا کہ ان سے مت بولا کرو۔ آپ تو مانتے ہی نہیں۔ ایک تو ان کی طبیعت نہیں اچھی ہے۔ دوسرے آپ انہیں اور بھی چھیڑا کرتی ہیں۔ پھر وہ خفا نہ ہوں تو کیا کریں۔

پنچ بہادر:۔ شاباش اب ہی چاہیے بلکہ لطف تو جب تھا کہ آپ بھی مار کر ان کو سمجھاتے۔

کوک شاستر

موسوم بہ

مراۃ العیش

یہ ایک طب کی کتاب ہے جو ہزاروں میں منتخب ہے۔ اور بالخصوص نوجوان مایوس العیش کی دستگیر اور تندرستی کیواسطے مجرب نسخے کوشش بلیغ سے جمع کئے ہیں جن کے عوض اہل دنیا مالا مال ہو جاویں قربان کر سکتے ہیں اور جب آپ پڑھ کر دیکھیں گے جابجا مرد اور عورتوں سے متعلق تصویریں۔ قیمت ایک روپیہ۔ (عہ)

ملنے کا پتہ ۔ مہتمم مطبع پرشاد ۔ محلہ قانون گویان مرادآباد

اسلامی دنیا

مقام عین تاب میں ایک یہودی عورت اور مرد مشرف بہ اسلام ہوئے اسلامی نام ذکیہ اور محمد توفیق رکھا گیا۔

انقرہ میں ایک کیتھولک عیسائی مسلمان ہوا ۔ اسلامی نام خلیل رضا تجویز ہوا۔

مقام کولجہ میں مشون نام ایک یہودی تاجر نے دین اسلام قبول کیا جس کا اسلامی نام یوسف رکھا گیا۔

ولایت قونیہ ۔ خداوندگار ۔ سلانیک اور حلب میں حجاز ریلوے کے لئے نہایت زور شور سے چندہ ہو رہا ہے۔

دولت برنان نے حضرت رضا پاشا کمانڈر انچیف افواج عثمانی کو درجہ اول کا تمغہ ارسال کیا ہے۔ جسے حضرت موصوف نے خلافت پناہی کی اجازت سے زیب بر فرمایا۔

کریمیا علاقہ روس کے تاجر حاجی عبد الستار نے سینوپ میں اپنے گماشتہ عمر آفندی چرکسی کو لکھا کہ چار ہزار چیل سلیپر حجاز ریلوے کے لئے خرید کر بھیج دو ۔ چنانچہ گماشتہ مذکور نے سلیپر مذکور بھیج دئے ۔ اور حاجی موصوف کو حضرت خلافت پناہی کی طرف سے حجاز ریلوے کی اعانت کا طلائی تمغہ بھیجا گیا ہے۔

ولایت قصوہ سے ۴۰۰۰ قرش موصول ہوئے ہیں ۔ اس ولایت سے اب تک ۲۰۲۰۰۰ قرش چندہ حجاز ریلوے میں آ چکے ہیں۔

قربانی کی کھالوں کی قیمت کی بابت ولایت حلب سے ۵۰۸۵ قرش ۔ قصبہ ہاسے ۵۸۰ قرش قضائے بیرہ جک اور قلعہ روم ۵۹۹ قرش صدر کمیٹی کے پاس موصول ہوئے ہیں۔

خضاب لاجواب دلپسند خاص و عام

ناظرین ایک نادر تحفہ آپ کے پیش نظر کرتے ہیں جو کئی سال کے تجربہ و کوشش بلیغ سے مرکب کیا گیا ہے ۔ وہ تحفہ کیا ہو (خضاب لاجواب) مانند تیل کے ہے ۔ برش سے بالوں میں لگایا جاتا ہے ۔ پانچ منٹ میں بال سیاہ ہو جاتے ہیں رنگ نہایت عمدہ دبیا ہے اور لطف یہ کہ بال نرم اور چمکدار رہتے ہیں اس کی قیمت بالکل قلیل رکھی گئی ہے جس سے ہر شخص فائدہ اٹھا سکے قیمت فی بکس ایک روپیہ محصول ڈاک ذمہ خریدار ۔ پانچ بکس کے خریدار کو ایک بکس مفت دیا جائیگا ۔ ہر درخواست کی تعمیل بذریعہ ویلیو پے ایبل ہوگی ۔ ہمارے پاس صدہا سارٹیفکٹ اس خضاب لاجواب کے موجود ہیں ۔ لیکن بوجہ عدم گنجائش چند صاحبان کے نام نامی ذیل میں درج کرتے ہیں آپ اپنے اطمینان کے لئے صاحبان ذیل سے تصدیق کر سکتے ہیں۔

(۱) آغا حسن خلیفہ بالی گنج کلکتہ (۲) احمد شاہ صاحب بالی گنج کلکتہ ۔ (۳) بابو امیر علی صاحب پرانا قلعہ راولپنڈی (۴) محمد حسین صاحب کورٹ ماسٹر رسالہ جیکب آباد (۵) حکیم امام علی صاحب کروایا بازار کلکتہ

بال چٹ یہ ایک قسم کا گلاب ہے جہاں کے بال گرانے منظور ہوں وہاں تھوڑا سا لگا دیجئے بال فوراً گر جاوینگے لطف یہ ہے کہ سوزش نہیں ہوتی ۔ قیمت فی شیشی (۴ر)

علاوہ اس کے ہمارے یہاں ہر قسم کی ادویات موجود ہیں جس کسی کو کسی قسم کی دوا درکار ہو بذریعہ خط و کتابت قیمت کا فیصلہ کریں۔

المستشہر

حضرت مولانا عاشق یزدانی سید نور شاہ ہمدانی ۔ گولی محلہ ۔ پوسٹ آفس بانڈوری ۔

خضاب مذکورہ بالا پتہ پر بھی مل سکتا ہے ۔ منشی عبد الرحمن آزاد ۔ قریب دفتر پنچ بہادر ۔ بمبئی ۔

جاسوسوں کی پوٹین

بلیہ کے بابو بلدیو بہادر سنگھ کو ایک ہندو لڑکی کے اغوا کے جرم میں ایک سال قید کی سزا ملی۔

آگرہ کے فساد محرم کے تمام ملزمین سیشن سپرد کئے گئے۔ مرادآباد میں متعدد

رنگون میں گورنمنٹ پریس کے کمپوزیٹروں نے کام بند کر دیا۔ جدید قواعد سے تنخواہ کم کی گئی ہے۔

کلکتہ یونیورسٹی کے امتحان ایف اے میں گیارہ بنگالی لڑکیاں بھی پاس ہوئی ہیں۔

مہارانی ریجنٹ صاحبہ میسور کوہ ڈمنڈہ سے واپس آئیں۔ مسند نشینی کی تیاریاں میں مہاراجہ بھی آنے میں۔

حضور وائسرائے مہاراجہ میسور کو مسند نشین کرکے اوٹکمنڈ میں گورنر مدراس سے ملاقات کریں گے۔

کوہ مسوری پر پچھلے ہفتے سخت اولے پڑے۔ ایک ہی ہوٹل کے دروازوں کے ۱۰۰ شیشے ٹوٹ گئے۔

نوہری دروازہ آگرہ کے سندرلال کا بچہ رات کے وقت قتل کیا گیا۔ قاتل کا پتہ نہیں۔

موتیہاری میں ریلوے پولیس کے سب انسپکٹر اور ۲ ہیڈ کنسٹبلوں کو بجرم رشوت سزائے قید سخت ہوئی۔

مسافرخانہ سلطان پور میں گزشتہ پیر کو سخت ژالہ باری ہوئی۔

ضلع بلیہ میں ڈاک پر ڈاکوؤں کا زور ہے۔ دو وارداتیں ہوئیں نالش پیش ہے۔

مہاراجہ صاحب میوربھنج نے کلکتہ کے ہندو گرلز سکول کے لئے ۲ ہزار روپئے دئے۔

ملکہ وکٹوریا کی ہندی یادگار کا چندہ مہاراجہ قاسم بازار نے ایک لاکھ بڑھا دیا۔

لندن و مصر کے درمیان ہفتہ وار سلسلۂ ڈاک کا جدید انتظام کریں گے۔ ضروری ہو گیا۔

لارڈ پانسفوٹ پرنس [illegible] واشنگٹن میں مرے۔ ان کی لاش دفن کے لئے لندن لائی جائیگی۔

لارڈ کمبرلی مرحوم کی بجائے ڈیوک آف ربرو کو گارٹر کے نائٹ کا اعزاز عطا کیا گیا ہے۔

لندن میں آبدوز کشتیوں کا خاطر خواہ تجربہ کیا گیا۔ وزیر سرشتہ بحری خود وہاں موجود تھے۔

جرمنی میں سرکار نے حکم دیا کہ پولیٹیکل جلسوں میں عورتیں بھی شامل ہو سکتی ہیں۔

روس کے جنوبی صوبجات میں قطعی ممانعت کی گئی کہ گھوڑے باہر نہ جانے پائیں۔

ندوۃ العلما کا آئندہ جلسہ امرتسر میں ہوگا۔ شیخ محمد جمیل نے ۱۰۰۰ چندہ دیا۔

حضور وائسرائے مع ہمراہ لیڈی صاحبہ ۵ اگست کو شملہ سے روانہ میسور ہوں گے۔

ضلع وائناد (غرب مدراس) میں اپنے بچوں کو بوجہ ناداری کے بیچ دیتے ہیں اس کی تصدیق ہو گئی۔

مہاراجہ صاحب بنارس نے شاہ قیصر کو ایڈریس بہار کہار بھیجا۔

شملہ میں نواب فصیح [illegible] (بنیم خانہ) کی عمارت از سر نو بنائیں گے۔ بورڈنگ ہاؤس بھی۔

مسماۃ فاطمہ زوجہ عزیزالدین ۲۰ سالہ قوم اراکین نے کوچہ گسترین چاہ منوہان (؟) میں گر کر خودکشی کی۔ ۳۰ مئی کو ۱۲ بجے دن لاش نکالی گئی۔ وجہ خودکشی نامعلوم ہے۔

صوبجات متحدہ میں ۱۰۰ امیدواروں نے امتحان مقابلہ ڈپٹی کلکٹری میں

موقوف ہوا۔

تمام ریلوے پر نافذ کیا گیا ہے کہ خبردار مقررہ تعداد سے زیادہ سواریاں نہ بٹھائیں۔

امرتسر میں طاعون کی شکایت ہے۔

سخت گرمی ہے۔ آندھی بھی آئی۔

جونپور میں کوشش ہے کہ برباد شدہ لوگ طاعون ٹیکا لگوائیں ناگرا اور دو لکھو ہجرت ہو۔

آگرہ میں بجلی کا جدید انتظام کرنے والے

حضرت گنج میں بمقابل مسجد نیا ہسپتال بنائیں گے۔

چھاؤنی کسونی کے لئے ٹکلوں کا پانی بہم پہنچانے کے لئے گورنمنٹ نے ۳۰ لاکھ منظور کیا۔

اس سال شملہ کے مقام ہیوالی پور میں طاعون نہیں نکلا۔ بخار سے طاعون کا دھوکا ہوا تھا۔

تحریک حضور مہاراجہ صاحب جودھپور کوہ آبو ہو کر ڈیرہ دون میں تشریف لائے۔

ایبٹ آباد میں ہارونی کا پل باندھنگے چشمہ کا کول سے سرشتہ آبرسانی ہوگا۔

مرادآباد میں بھی ۲۰۰ بور قیدی رہیں گے۔

سید صدیق علیخان کے قاتل عورت کو پھانسی کا حکم ہوا۔

ہر سال کے اخبار نشینی کی تاریخ ۵ جون کو مقرر تھی۔

مسٹر ہینڈریل ڈپٹی رجسٹرار ہائیکورٹ مدراس کے سر پر دفتر کا پنکھا آپڑا۔ زخمی ہو گئے۔

کلکتہ میں فرنگیوں کے لئے جدید قبرستان بناویں گے جو دو بیور تہانہ اسٹیشن کے درمیان ہوگا۔

غرب مدراس کے ضلع وائناد میں بردہ فروشی کا زور پایا جاتا ہے۔ اصل وجہ ناداری ہے۔

بلاری کا ایک تازہ تار مظہر ہے کہ بور قیدیوں کے کیمپ میں صلح ہو جانے کی خبر پر خوشی سے اور سکوت کے ساتھ تارم کی گئی۔

لوگوں سے چنداں بے پروائی سے اُسے سُنا اور جبکہ یا دہشوں اس امر کا کچھ یقین ہوگیا تو ان کے چہرے پر رنج کے آثار نمایاں ہوئے اور چہرے کا رنگ متغیر ہوگیا شرائط صلح سے واقف ہو گئے کہ وہ لوگ خواستگار پائے جاتے ہیں۔

رنگون میں جمعرات کو بوقت سوا چار بجے شام زلزلہ آیا کئی جھونکے متواتر محسوس ہوئے۔ چونکہ میں قریہ دو بار کی گیلری دفعتہً گر پڑی دو آدمی مرگئے۔ کئی آدمیوں کو چوٹیں آئیں۔

ہند میں شاہ قیصر کے چہرہ کے ڈاک ٹکٹ یکم جنوری آیندہ سے رواج پائیں گے۔

دربار دہلی کا خاص کیمپ ۹ میل لمبا ہوگا مکانات کی ۵ سو قطاریں ہیں۔

گیا کے موضع بارچی اور پٹنہ کے موضع منابج پر ایک ایک سال کے لئے تعزیری پولیس قائم کی گئی۔

کالیکٹ کے فلاں راموریں کے کے راجہ دولانی مال مسروقہ لینے کے جرم میں گرفتار کئے گئے۔

پچھلے ہفتہ سندھ میں قحط زدوں میں ۹۲۰۶ کا اضافہ ہوا اسکی کل تعداد ۱۰ لاکھ ۵۷ ہزار ۹ سو ۷ تک ہے۔ دیسی ریاستوں میں ۳۰۸۳۰۱۸۵ برٹش علاقہ میں ۱۲ لاکھ ۴۳ ہزار ۴ سو ۶ قحط زدہ ہیں۔ امداد ۱۰۳۵۹ مفت خوراک پا رہے ہیں۔

تھوڑے دن ہوئے ڈیرہ اسمعیل خان میں انٹرنس پاس شدہ طلبہ کے لئے تقسیم انعامات کا جلسہ

جبار ریلوے کے سٹیشن ... کے متصل ایک گینگ کیپر جو کیدار قتل کیا گیا۔ سر جُدا تھا

یہ سود خوار مالدار تھا۔ ڈاکوؤں نے اس کے کو بھی ٹکڑا ٹکڑا کر کے چلے۔

ہفتہ گذشتہ کی جمعرات کو پونا میں پادری پرسٹن کے بنگلے پر بجلی گری۔

پونہ میں ۳ کو سخت طوفان باد و باران سے بنا سیتی کی بہت بربادی ہوئی۔ چھتیں اُڑ گئیں

حضور والیسرائے بہمراہ حضور لیڈی کرزن شملہ سے روانہ ہو گئے۔ ۷ اگست کو میسور میں رونق افروز ہوں گے۔ ۸ اگست کو سرکار میسور کو با اختیار فرما کر بشرط اجازت موسم جنگلات میں شکار کھیلینگے۔

آٹھویں ڈوگرہ پلٹن کا ایک دستہ جالندھر سے امرتسر میں قلعہ گوبند گڑھ میں بوئر قیدیوں کی حفاظت کے لئے آیا ہے۔

بھیم تال بوئر قیدیوں کا کیمپ ہے ان کے بچوں کے لئے ایک تعلیمگاہ بھی قائم کی گئی ہے۔

خان بہادر منشی عبد المجید خان کوتوال شہر الہ آباد گھوڑے پر سے گر کر مر گئے۔

جبل پور قصبہ بیل کھاڑ میں ایک کسان بیل خرید کر کے لا رہا تھا پولیس والوں نے کہا کہ یہ کہاں سے لایا اوس نے کہا خرید کے پولیس نے کہا چوری کا بیل لایا ہے اوس نے کہا نہیں۔ پولیس والوں نے سختی کرکے کہا کر کہہ میں چرا کر لایا ہوں اوس نے نہیں قبولا تب تو ایسا مارا کہ قریب تھا کہ جان نکل جاتی تب بھی ایک نے اوس بیچارے کے ساتھ ایسا سخت برتاؤ کیا کہ وہ مر گیا یہ حال یک شخص دوسرے گاؤں والا دیکھ کر فوراً راتوں رات آکر پولیس کپتان صاحب کو خفیہ طور سے رپورٹ کر دی کپتان صاحب فوراً چند جوان لیکر پہونچ گئے اور دریافت کیا کہ یہ کیا ماجرا ہے ان لوگوں نے کہا کہ حضور یہ آدمی پھانسی لگا کر مر گیا لاش کا ملاحظہ ڈاکٹر صاحب نے کیا۔ ڈاکٹر صاحب نے کہا کہ یہ مارے مر گیا کپتان صاحب نے چار پولیسین اور ایک ہیڈ کانسٹبل قید کر کے حوالات کر کے حوالات میں رکھا ہے۔

لائل کرتی کی مسکوٹ میں یکایک ایسی آگ لگی کہ تمام جل کر خاک۔ قریب سوا لاکھ روپیہ کا نقصان ہوا۔ (نامہ نگار)

مہاراجہ صاحب جیپور کے سفر لندن پر ۵ ۳۰ لاکھ روپیہ خرچ ہوا۔ اسیقدر مجموعی خرچ دربار دہلی کا ہے۔

الہ آباد میں ہر ہفتہ چھٹی تمام طلباء مدارس کو دو دی گئی ہے۔ چندہ کھولا گیا ہے۔

منشی شہباز علی سب انسپکٹر پولیس کہہ کر دستگیر ہیں کو بجرم دروغ حلفی ایک سال قید ہوئی۔

طاعونی شکار

تاریخ	مبتلاء طاعون	اموات طاعون	اموات کل امراض
یکم جون	۱۶	۱۰۱	۱۰۳
۲ ر ״	۱۹	۱۴	۹۹
۳ ر ״	۱۶	۱۵	۸۳
۴ ر ״	۲۰	۲۰	۱۰۱
۵ ر ״	۱۸	۲۱	۱۰۶
۶ ر ״	۱۰	۸	۹۳
۷ ر ״	۱۰	۹	۹۳

مطبع حمیدی واقع بمبئی بھنڈی بازار میں حکیم محمد عبد الحمید فرخ دہلوی مالک و اڈیٹر کے اہتمام سے چھپکر شایع ہوا